امام حسین کی سیرت

مصنف

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان

عطاری مدنی فتحپوری

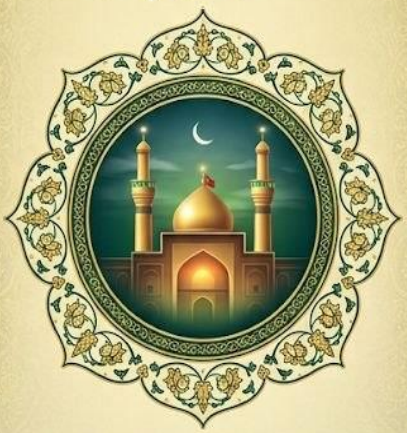

مکتبہ دارالسنہ دہلی

8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف

وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مشتمل کتاب بنام:

امامِ حسین کی سیرت

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

(1)۔۔۔امامِ حسین کا تعارف و القاب

(2)۔۔۔امامِ حسین کے بچپن کے واقعات

(3)۔۔۔امامِ حسین کے بارے میں احادیث

(4)۔۔۔امامِ حسین سے محبت کرنے کا اجر

(5)۔۔۔امامِ حسین کی عبادات

(6)۔۔۔امامِ حسین کی سخاوت

(7)۔۔۔امامِ حسین کی کرامات

(8)۔۔۔امامِ حسین کی ازواج و اولاد

(9)۔۔۔کربلا کا درس

(10)۔۔۔یزید کا برا کردار

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت و نعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مشتمل کتاب بنام:

امامِ حسین کی سیرت

1448ہجری 2026عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 7

نام ونسبت 7

دینی ماحول سے وابستگی 7

آغازِ تدریس وتصنیف 8

خلافت واجازت 8

خدمتِ دین 9

امامِ حسین رضی اللہ عنہ 10

درود شریف کی فضیلت 10

بیان کا موضوع 12

(1)---**امامِ حسین کا تعارف والقاب** 13

(2)---**امامِ حسین کے بچپن کے واقعات** 14

بچپن ہی میں شہادت کی شہرت 14

پیدائش کے بعد نبی پاک کی کرم نوازیاں 14

رنگ وجسامت میں نبیِّ پاک سے مشابہت 15

(3)---**امامِ حسین کے بارے میں احادیث** 16

(4)---**امامِ حسین سے محبت کرنے کا اجر** 16

محبتِ امامِ حسین کا اجر 17

محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہوگئی 18
حضراتِ حسنین کریمین سے محبت 19
(5)---امامِ حُسین کی عبادت 20
نماز وروزے کے پابند 21
بچوں کی اچھی تربیت کریں 24
تلاوتِ قرآن کا جذبہ 27
قرآن کے باعمل عالِم 27
تلاوتِ قرآن اور نماز سے محبت 28
(6)---امامِ حسین کی سخاوت 29
کریم ہو تو ایسا 29
صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا 31
(7)---امامِ حسین کی کرامات 31
رُخسار سے انوار کا اِظہار 31
کُنویں کا پانی اُبل پڑا 31
(8)---امامِ حسین کی ازواج واولاد 32
(9)---کربلا کا درس 33
صبر کی عادت بنائیے 33
کربلا دَرسِ زِندگی ہے 35

سَر! یہ سب تو ہمیں کربلا بھی سکھاتی ہے...!! 36

کامیابی کے 3 اُصول 38

(10)---یزید کا برا کردار 43

یزید کا بُرا کردار اور دَرسِ عبرت 43

یزید پلید کی 7 بُری عادات 45

امام حسین رَضِیَ اللہ عنہ کا خطبہ 45

گُناہوں کی نحوست! 46

ظُلم کی مَذمَّت 47

شیطان کی پیروی کرنا یزیدی کردار ہے 47

یزید اور دُنیا پرستی 48

مصنف کی کتابوں کا تعارف 50

مصنف کا تعارف

نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَکَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی اردو شرح بنام ''شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح'' تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

کے QR Code کا Location

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

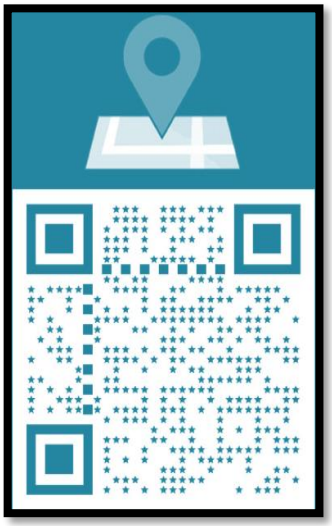

امامِ حسین رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! ہر بندۂ مؤمن اپنی استطاعت کے مطابق عبادت کرتا ہے، نماز پڑھتا، روزے رکھتا، صدقہ و خیرات کرتا، ذکر و اذکار کرتا ہے اور کرنا بھی چاہیئے کہ قبر و آخرت میں یہی اعمال ہی کام آئیں گے۔ لیکن ان اعمال کے ساتھ ساتھ اللہ کے آخری نبی ﷺ پر درود بھی پڑھتے رہنا چاہیئے کہ جس طرح نمک کے بغیر کھانے بے کار ہیں اسی طرح درود کے بغیر تمام نیک اعمال بھی بے کار ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ذِکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکین حسن والا ہمارا نبی

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دِل آرا ہمارا نبی

اور یہ بات صرف شعر کی حد تک نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے جس کی بنیاد بزرگانِ دین کے مشاہدات و واقعات ہیں چنانچہ **دُرَّۃُ النَّاصِحِیْن** میں ہے ایک بُزرگ نماز پڑھ رہے تھے جب تَشَہُّد میں بیٹھے تو رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر

دُرُود شریف پڑھنا بھول گئے رات جب آنکھ لگی تو خواب میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشَرَّف ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے اُمَّتی! تو نے مجھ پر **دُرُودِ پاک** کیوں نہیں پڑھا؟ عرض کی: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اللہ کی حمد و ثناء میں ایسا محو ہوا کہ **دُرُودِ پاک** پڑھنا یاد نہیں رہا، یہ سُن کر سردارِ مکۂ مکرمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں، عبادتیں اور دُعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر **دُرُودِ پاک** نہ پڑھا جائے۔'' **سن لے!** اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضِر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر **دُرُودِ پاک** نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے مُنہ پر مار دی جائیں گی اور ایک بھی قَبول نہ ہو گی۔ (درۃ الناصحین، المجلس الرابع فی فضیلۃ شھر رمضان، ص۱۸)

اے عاشقانِ امامِ حسین! بیان کردہ روایت و حکایت سے **دُرُود شَریف** کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ ہوتا ہے کہ **دُرُود شریف** جہاں اللہ کی رَحمتوں کے نُزول کا سبب ہے وہیں عِبادتوں، نیکیوں اور دُعاؤں کی قَبولیت کا سبب بھی ہے۔

ذکر و درود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے
میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

بیان کا موضوع

اے عاشقانِ اہلبیت! ذکرِ شہدائے کربلا جاری و ساری ہے، اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم الحرام کی پر بہار رونقیں، رحمتیں سعادتیں ہیں اور آج ہم راکبِ دوشِ مصطفی، جگر گوشۂ مُرتضیٰ، دِل بندِ فاطِمہ، سلطانِ کربلا، سید الشہدا، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہمام، امامِ تشنہ کام، حضرتِ سیّدُنا **امامِ حسین** رضی اللہِ عَنہ کی مبارک سیرت کے چند اہم چیزیں سننے کی سعادت حاصل کریں گے:

(1)۔۔۔امامِ حسین کا تعارف و القاب

(2)۔۔۔امامِ حسین کے بچپن کے واقعات

(3)۔۔۔امامِ حسین کے بارے میں احادیث

(4)۔۔۔امامِ حسین سے محبت کرنے کا اجر

(5)۔۔۔امامِ حسین کی عبادات

(6)۔۔۔امامِ حسین کی سخاوت

(7)۔۔۔امامِ حسین کی کرامات

(8)۔۔۔امامِ حسین کی ازواج و اولاد

(9)۔۔۔کربلا کا درس

(10)۔۔۔یزید کا برا کردار

(1)---امامِ حسین کا تعارف والقاب

اے عاشقانِ اہلبیت! حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن میں سے چھوٹے حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ ہیں حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی وِلادَت 5 شعبان 4ھ کو مدینۂ مُنورہ میں ہوئی۔ آپ کا نام نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا۔ حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کُنْیت "ابو عبد اللہ" اور لَقب "سِبْطُ رَسُوْلِ اللہِ (یعنی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَواسے)" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (یعنی رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے۔ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، الحسین الشہید... الخ، ۴/۴۰۲۔۴۰۴ ملتقطا)

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے کان میں اذان دی۔ (کنز العمال، حصہ:۱۶، ۸/۲۵۲، حدیث:۴۵۹۹۳)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سراپا کرامت تھے حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادتِ باسعادت بھی باکرامت ہے۔ حضرت سیِّدی عارِف بِاللہ نورُ الدّین عبدُ الرّحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی "شَواھِدُ النُّبُوَّۃ" میں فرماتے ہیں: منقول ہے کہ امامِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مدّتِ حَمْل چھ ماہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور امامِ عالی مقام امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے علاوہ کوئی ایسا بچّہ زندہ نہ رہا جس کی مدّتِ حَمْل چھ ماہ ہوئی ہو۔ (شَواھِدُ النُّبُوَّۃ ص۲۲۸)

مرحبا سرورِ عالم کے پِسر آئے ہیں
سیّدہ فاطِمہ کے لختِ جگر آئے ہیں
واہ قسمت! کہ چَراغِ حَرَمین آئے ہیں
اے مسلمانو! مبارَک کہ حُسین آئے ہیں

(2)---امامِ حسین کے بچپن کے واقعات

بچپن ہی میں شہادت کی شہرت

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہُ عنہ کے بچپن ہی میں آپ کی شہادت کی خبر پھیل گئی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا جبریل امین علیہ السّلام رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ امام حسین رضی اللہُ عنہ بھی حاضر بارگاہ ہوگئے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک گود میں بیٹھ گئے۔ جبریل امین علیہ السّلام نے عرض کی: ”آپ کی اُمّت آپ کے اس بیٹے کو شہید کردے گی۔“ جبریل امین علیہ السّلام نے بارگاہِ رسالت میں مقامِ شہادت کا نام بتاکر مٹی بھی پیش کی۔

(معجم کبیر، 3/108، حدیث:2817ماخوذاً)

پیدائش کے بعد نبی پاک کی کرم نوازیاں

امام حسین رضی اللہُ عنہ کی ایک خاص فضیلت یہ بھی ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے لختِ جگر حضرت ابراہیم رضی اللہُ عنہ کو ان پر قربان فرمایا چنانچہ مروی ہے کہ ایک روز حضورِ پُرنُور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دائیں زانو مبارک پر امام حسین اور بائیں پر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم

رضی اللہُ عنہ بیٹھے تھے، حضرت جبریل علیہ السّلام نے حاضر ہو کر عرض کی: ان دونوں کو اللہ پاک حضور کے پاس (اکٹھا) نہ رکھے گا ایک کو اختیار فرمالیجئے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امام حسین رضی اللہُ عنہ کی جدائی گوارا نہ فرمائی، تین دن کے بعد حضرت ابراہیم رضی اللہُ عنہ کا وصال ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب آپ کو آتا دیکھتے تو بوسہ دیتے، سینے سے لگالیتے اور فرماتے: "فَدَیْتُ مَنْ فَدَیْتُہُ بِابْنِی اِبْرَاھِیمَ "یعنی میں اس پر قربان کہ جس پر میں نے اپنا بیٹا ابراہیم قربان کیا۔ (تاریخ بغداد، 2/200)

رنگ و جسامت میں نبیِّ پاک سے مشابہت

آپ رضی اللہُ عنہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشابہ تھے جیسا کہ حضرت علیُّ المرتضیٰ، شیر خدا کرّم اللہُ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: جس کی یہ خواہش ہو کہ وہ ایسی ہستی کو دیکھے جو چہرے سے گردن تک سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سب سے زیادہ مُشابہ ہو وہ حَسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے اور جس کی یہ خواہش ہو کہ ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگ و جَسامت میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سب سے زِیادہ مُشابہ ہو وہ حُسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے۔

(معجم کبیر، 3/95، حدیث: 2768)

(3)---امامِ حسین کے بارے میں احادیث

اے عاشقانِ امامِ حسین! ہمارے امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت بہت بلند و بالا ہے چنانچہ اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چند ارشادات سنیئے اور محبتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ میں اضافہ کیجئے:

(۱)--- **حسین** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے ہے اور میں حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوں، اللہ پاک اُس سے مَحَبَّت فرماتا ہے جو حسین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے مَحَبَّت کرے۔(ترمذی ج۵ص۴۲۹حدیث۳۸۰۰)

(۲)--- حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے جس نے محبت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔

(المستدرک ج۴ص۱۵۶حدیث۴۸۳۰)

(۳)--- حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(بخاری ج۲ص۵۴۷حدیث۳۷۵۳)

(۴)--- حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

(ترمذی ج۵ص۴۲۶حدیث۳۷۹۳)

(4)---امامِ حسین سے محبت کرنے کا اجر

اے عاشقانِ امامِ حسین! ابھی آپ نے سنا کہ ہمارے پیارے نبی، اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے جس نے محبت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔(المستدرک ج۴ص۱۵۶

حدیث ۴۸۳۰) یقیناً امامِ حسین سے محبت کا اجر بہت بڑا ہے اور یہ عمل اللہ پاک کو محبوب و پسندیدہ ہے چنانچہ اس ضمن میں ایک واقعہ سنیئے:

محبتِ امامِ حسین کا اجر

حضرت سَیِّدُنا علامہ عبدُالرَّحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عَمْرو بن لیث کے سامنے اس کی تمام فوج کو جمع کیا گیا، عَمْرو بن لیث نے جب اپنی فوج کی یہ کثرت دیکھی تو رو پڑا اور دل ہی دل میں کہنے لگا، اے کاش! امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت کے وقت میں وہاں موجود ہوتا اور میرے پاس اتنی فوج ہوتی تو میں اپنی جان، شان و شوکت اور ساری فوج کو ان پر قربان کر دیتا۔ اس زمانے کے کسی ولی کو خواب میں، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عَمْرو بن لیث سے کہہ دو کہ اس کے دل میں جو خیال آیا ہے ہمیں اس کی خبر ہے اور ہم نے اس کے ارادے کو قبول کر لیا ہے، اللہ کریم تمہیں اس ارادے اور اس خیال پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جب خواب دیکھنے والے نے عَمْرو بن لیث کو یہ خوش خبری سنائی تو وہ خوشی سے جھوم اُٹھا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔

(بستان الواعظین، مجلس في فضل یوم عاشوراء وما جاء فیہ، ص ۲۴۰ ملتقطا)

اے عاشقانِ امامِ حسین! سُنا آپ نے کہ جو خوش نصیب اپنی شہرت اور مقام و مرتبے کی پروا کئے بغیر محض دل میں رِضائے الٰہی اور خوشنودیِ مُصْطَفٰے کے حُصول اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نسبت و شرافت کی بنا پر امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرے، اپنے دل میں ان کی خدمت کرنے کی تمنا بسائے تو اس خوش قسمت پر

پیارے آقا، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ضرور کرم ہوتا ہے جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں اپنے ایک غلام کے خواب میں تشریف لاکر عمرو بن لیث کے لیے خوشخبری ارشاد فرمائی اور اس کے دل میں آنے والے خیال (Opinion) کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا۔ آیئے! سنتے ہیں کہ عَمْرو بن لیث کو محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے اور کیا مقام و مرتبہ ملا، چنانچہ:

محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہوگئی

خُراسان کے حاکم عَمْرو بن لیث کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا: اللہ کریم نے مجھے بخش دیا، پوچھا کس سبب سے؟ اس نے کہا: ایک مرتبہ میں پہاڑ سے اپنے لشکر کی کثرت دیکھ کر خوش ہو رہا تھا تو میں نے تمنا کی کاش! میں اُس وقت میدانِ کربلا میں ہوتا، جب یزیدی لشکر امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور دیگر اہلِ بیت پر ظلم و ستم کر رہے تھے تو میں آپ کی کچھ خدمت کر سکتا۔ تو ربِّ کریم نے اِسی نیت کے سبب میری مغفرت فرمادی۔ (مدارج النبوت، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت، ۱/۳۰۵ ملخصا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے جو شخص اپنے دل میں محبتِ اہلِ بیت اور سَیِّدُنا امامِ حُسین کی محبت کو بسالیتا ہے وہ دنیا و آخرت کی برکتوں سے حصہ پالیتا ہے کیونکہ اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنا اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہاں تک کہ اہلِ بیتِ اطہار کی محبت شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، جیسا کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو شخص وَسیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت

کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہیے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔(برکاتِ آلِ رسول، ص۱۱۰)

اے عاشقانِ اہلبیت! ہمیں بھی چاہیے کہ اہلِ بیتِ اطہار اور بالخصوص سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال کر ان کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں پر عمل کریں، اِن مقدّس ہستیوں کا نہایت اَدب واحترام بجالائیں، ان کی خُوشی کو اپنی خُوشی اور ان کے غم کو اپنا غم سمجھیں، ان سے دِل وجان سے محبت کریں، کیونکہ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضراتِ حسنینِ کریمین سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، چنانچہ

حضراتِ حسنینِ کریمین سے محبت

حضرتِ سَیِّدُنا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُما آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ اِن سے محبت کرتے ہیں؟ نانائے حسنین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں، حالانکہ یہ میرے دو پھول ہیں جن کی مہک میں سونگھتا ہوں۔

(معجم کبیر، ۴/۱۵۵، حدیث:۳۹۹۰)

کس زباں سے ہوں بیاں عزو شانِ اہلِ بیت
مدح گوئے مُصطفٰے ہے مدح خوانِ اہلِ بیت
مُصطفٰے عزت بڑھانے کے لیے تعظیم دیں
ہے بلند اِقبال تیرا دُودمانِ اہلِ بیت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بہت سی خصوصیات اور شان وعظمت سے نوازا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت وریاضت، تقویٰ وپرہیز گاری بھی آپ کی سیرت کا ایک روشن باب ہے۔

(5)---امامِ حُسین کی عبادت

امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں سے معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہر وصف میں اپنی مثال آپ تھے، لیکن یہ اوصاف آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے ہی گھر سے تربیت میں ملے تھے کیونکہ بچے کی تربیت کا سب سے پہلا مکتب (اسکول) اس کا گھر ہوتا ہے، بچے کے سب سے پہلے اُستاد والدین ہوتے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا گھرانہ وحی والہام کا مرکز اور علم وعرفان کا چشمہ تھا، آپ کا گھرانہ رشکِ کائنات اور مرکزِ تجلیات تھا، آپ کا گھرانہ عبادت وریاضت اور سخاوت کا مرکز تھا، آپ کا گھرانہ زُہد وتقویٰ اور پرہیز گاری کا سرچشمہ تھا، آپ کا گھرانہ غریبوں کی حاجت روائی اور غم کے ماروں کا سہارا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو تو بچپن میں تعلیم وتربیت کا ایسا بابرکت نورانی وروحانی ماحول میسر آیا کہ دوعالم کے مالک ومختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود سے تربیت ملی، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص فیضان ملا، یہی وجہ تھی کہ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ علم وفضل میں یکتا تھے، حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایثار وتوکل کے پیکر تھے، حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شجاعت وبہادری میں بے مثال تھے، حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تقویٰ وپرہیز گاری کے مالک تھے، حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صدقہ وخیرات کے بے مثال نمونے تھے، حضرتِ امامِ

حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہر حال میں صبر و شکر کے عادی تھے، حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عبادت و رِیاضت کے پیکر تھے، حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نفل عبادت اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کے شوقین تھے، یہاں تک کہ بہت سی روایتوں میں آپ کی عبادت و ریاضت، نفل نمازوں اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا تذکرہ ملتا ہے، آیئے! آپ کی عبادت کے متعلق (2) روایات سنتے ہیں: چنانچہ

نماز و روزے کے پابند

1:۔ علامہ ابنِ اثیر جزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کَانَ الْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاضِلاً کَثِیْرَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوۃِ وَالْحَجِّ وَالصَّدَقَۃِ وَاَفْعَالِ الْخَیْرِ جَمِیْعِھَا یعنی حضرت سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کثرت سے نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، صدقہ و خیرات کرتے اور تمام بھلائی کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ (اسد الغابۃ، رقم: ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸)

2:۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بیٹے حضرتِ سَیِّدنا امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میرے والدِ گرامی حضرت سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دن اور رات میں ہزار (1000) رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔

(عقد الفرید، باب من کلام الزھاد و أخبار العباد، ۳/۱۱۴ مختصرا)

اے عاشقانِ امامِ حسین! سُنا آپ نے کہ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عبادت کا کس قدر ذوق و شوق رکھتے تھے، ہم غور کریں کیا ہم فرض نماز بھی پڑھتے ہیں؟ حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے، ہم غور کریں کیا ہم فرض

روزے بھی رکھتے ہیں؟حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثیر نوافل ادا کرتے تھے، حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثرت سے صدقہ وخیرات کرتے تھے، ہم غور کریں کیا ہم زکوٰۃ بھی اس کے شرعی اُصولوں کے مطابق دیتے ہیں؟حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نیک اعمال بجالاتے تھے، ہم غور کریں کیا ہم اللہ پاک کو راضی کرنے والے کاموں پر عمل کر کے زندگی گزار رہے ہیں یا نہیں؟حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حج کی آدائیگی کے شوقین تھے، ہم غور کریں کیا ہم نے استطاعت کے باوجود شرعی اصولوں کے مطابق فرض حج بھی کیا ہے کہ نہیں؟اَلْغَرَض! حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی زندگی کے شب وروز ربِّ کریم کی اطاعت وفرمانبرداری اور عبادت وریاضت میں گزارتے اور کوئی لمحہ (Moment) فضولیات میں بسر نہ کرتے بلکہ ہر وقت دل یادِ خداوندی میں مصروف رہتا توزبان ذکرِ خُدا سے معمور رہتی، گویا کہ آپ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، ہر حالت میں اور ہر وقت ربِّ کریم کاذِکر کرتے اور خصوصاً نماز کی ادائیگی کا بے حد خیال فرماتے اور بڑے ذوق و شوق سے نمازادا فرماتے، کیونکہ نماز کی تعلیم تو بچپن ہی میں نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل ہوئی تھی، یہ مدنی تربیت کا ہی فیضان تھا کہ آپ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی بہت زیادہ کثرت فرماتے تھے۔

سُبْحٰنَ اللہ! قُربان جایئے! نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عبات و ریاضت کے ذوق و شوق پر کہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ بلند مرتبہ صحابی ہیں، حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اہلِ بیتِ مُصطفٰے میں شامل ہیں، حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ

کے شہزادے ہیں، حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے جگر کے ٹکڑے ہیں، حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ دوجہاں کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نواسے ہیں، حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ اہلِ بیتِ مصطفٰے میں سے ہیں اور اہلِ بیتِ کرام کی شان یہ ہے کہ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔

(شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۲/۱۸۹، حدیث:۱۵۰۵)

حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صحابۂ کرام میں شامل ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان یہ ہے کہ مدینے کے تاجدار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پہاڑ بھر سونا خیرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَوا سیر جَو خیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔"

(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/۵۲۲، حدیث:۳۶۷۳)

ان تمام فضائل کے باوجود حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا حال یہ ہے کہ فرائض کے ساتھ ساتھ نفل عبادت کی کثرت فرمارہے ہیں۔

اے عاشقانِ صحابہ واولیاء! ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین کثرت سے ربِّ کریم کی عبادت اور نفل نمازوں کی کثرت کرتے تھے جبکہ دوسری طرف ہماری فرض نمازوں کے معاملے میں سستیاں مُسلسل بڑھتی جارہی ہیں، کانوں میں اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم

اپنے کام کاج کی مصروفیات کا بہانہ بنا کر یا پھر سُستی کی وجہ سے نماز قضا کر ڈالنے میں شرم محسوس نہیں کرتے، جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض تو ایسے بھی من چلے اور منہ پھٹ ہوتے ہیں کہ جب اُن کو دِین کا درد رکھنے والا کوئی اسلامی بھائی سمجھاتے ہوئے نیکی کی دعوت دے اور نماز پڑھنے یا قضا نمازیں ادا کرنے کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں "اِنْ شَآءَاللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کریں گے یا رَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کریں گے" یوں کسی قسم کی شرم و جھجک کئے بِغیر بڑی دلیری کے ساتھ مَعَاذَ اللہ اس بات کا گویا اِقرار کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم نمازیں تَرک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ جُمُعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھیں گے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے گھروں میں اتفاق نہیں، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں، ہر ایک رِزق میں بے برکتی کی وجہ سے پریشان (Worried) ہے، ہر ایک دوسرے سے ناراض نظر آتا ہے، کہیں والدین اپنی نافرمان اولاد سے بیزار ہیں، تو کہیں بھائی بھائی کے درمیان ناچاقیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

بچوں کی اچھی تربیت کریں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شاید اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اللہ پاک اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل چھوڑ کر دن رات ان کی نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہو گئے، نہ صرف خُود نمازوں سے دُور ہوئے بلکہ ہمارے بچے اور گھر والے بھی نمازوں سے دُور ہوتے جا رہے ہیں اور ہم اپنے بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتے، انہیں نمازوں کا ذہن بھی نہیں دیتے، حالانکہ ہمیں بچوں کی اچھی تربیت کرنی چاہیے اور بچپن ہی سے انہیں نمازوں کا ذہن دینا چاہیے۔

یاد رکھئے! اگر بچوں کو بچپن ہی میں ناجائز و حرام کاموں سے بچا کر ان کی اچھی تربیت پر توجہ دی جائے تو دنیا و آخرت میں کامیابی ان کا مقدر بنے گی، جیسا کہ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بچپن میں اچھی تربیت کی برکت سے آپ بے شمار اوصاف کے حامل بنے، لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کریں ورنہ کل بروزِ قیامت اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، چنانچہ

حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا۔ (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ۶/ ۴۰۰، حدیث: ۸۶۶۲)

والدین پر اولاد کے جو حقوق اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بیان فرمائے ہیں، ان میں سے چند حقوق پیشِ خدمت ہیں:

*زبان کھلتے ہی اللہ اللہ پھر پورا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پھر پورا کلمۂ طیبہ سکھائے۔

*جب تمیز آئے اَدب سکھائے، کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم، ماں باپ، استاذ اور دُختر (یعنی بیٹی) کو شوہر کے بھی اِطاعت کے طُرُق (یعنی طریقے) و آداب بتائے۔

* قرآنِ مجید پڑھائے۔ *استاذ نیک، صالح، متقی، صحیح العقیدہ، سِنّ رسیدہ (یعنی بڑی عمر والے) کے سپرد کر دے اور دُختر (یعنی بیٹی) کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے۔

*بعد ختمِ قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔

*عقائدِ اسلام و سنّت سکھائے کہ لوحِ سادہ فطرتِ اسلامی و قبولِ حق پر مخلوق ہے (یعنی

چھوٹے بچے دینِ فطرت پر پیدا کیے گئے ہیں یہ حق کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لہٰذا) اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہو گا۔

* حضورِ اقدس، رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان و عینِ ایمان ہے۔

* حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آل و اَصحاب و اولیاء و علما کی محبت و عظمت تعلیم کرے کہ اصلِ سنّت و زیورِ ایمان بلکہ باعثِ بقائے ایمان ہے۔

* سات برس (Years 7) کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کر دے۔

* علمِ دِین خُصوصاً وُضو، غسل، نماز و روزہ کے مَسائل، توکل، قناعت، زُہد، اِخلاص، تواضع، اَمانت، صِدق، عدل، حیا، سلامتِ صُدُور و لسان (یعنی دل اور زبان کی سلامتی) وغیرہا خوبیوں کے فضائل، حرص و طمع، حُبِّ دُنیا، حُبِّ جاہ، رِیا، عُجب، تکبُّر، خِیانت، کِذب، ظُلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا بُرائیوں کے رَذائل پڑھائے۔

* خاص پسر (یعنی بیٹے) کے حقوق سے یہ ہے کہ اسے لکھنا، پڑھنا (یعنی کسی فن میں ماہر ہونا) سکھائے۔

* سورۂ مائدہ کی تعلیم دے۔

* خاص دُختر (یعنی بیٹی) کے حقوق سے یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ اِلٰہیہ جانے، اسے سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے اور سورۂ نور کی تعلیم دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۵۲ تا ۴۵۵ ملخصًا)

یاد رکھئے! اگر ہم نے اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش نہ کی اور ان کو نماز، روزے کا پابند نہ

بنایا توبروزِ قیامت کی رسوائی (Disgrace)کے ساتھ ساتھ دنیاوی نقصان یہ ہوگا کہ یہ بڑے ہوکر ہماری بات نہیں مانیں گے، ہمیں آنکھیں دکھائیں گے اورآئے دن ہماری پریشانیوں میں اضافے کا سبب بنتے رہیں گے لیکن اس وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کا جذبہ

اے عاشقانِ امامِ حسین !جس طرح سَیِّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کثرتِ عبادت کا ذوق و شوق تھا اور کثرت سے نوافل ادا فرمانے کا شوق تھا، اسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بھی بہت ہی زیادہ شوق تھا، آیئے! آپ کی کثرت سے تلاوتِ قرآن کے متعلق سنتے ہیں: چنانچہ

حضرتِ سَیِّدنا اِمام شَعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَاَیْتُ الْحُسَیْنَ یَتَخَتَّمُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَان یعنی میں نے دیکھا سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَمَضانُ المُبارک میں مکمل قرآنِ مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء، الحسین بن علی، ۴/ ۴۱۰)

قرآن کے باعمل عالِم

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآن کے عالِم باعمل، تقویٰ و پرہیز گاری کے

پیکر، خوفِ خُدا رکھنے والے اور صاحبِ سخاوت تھے۔(شہادت نواسہ سید الابرار، ص ۴۷۳ ملخصاً)

تلاوتِ قرآن اور نماز سے محبت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سَیِّدُنا امامِ حسین کی قرآن کریم اور نمازوں سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ 9 مُحَرَّمُ الْحَرام کو جب یزیدیوں کے ساتھ باہمی صلح کی اُمید ختم ہو گئی تو امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے بھائی کو فرمایا کہ کسی طرح یہ لڑائی کل تک مؤخر ہو جائے اور آج کی رات ہمیں عبادتِ الٰہی کے لیے مل جائے تو بہتر ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے بھائی کو ارشاد فرمایا:

اگر موقع مل جائے تو آج کی رات نماز، دعا اور اِسْتِغْفَار میں گزاریں کیونکہ مجھے ربِّ کریم کی رضا کے لیے نماز اور تلاوتِ قرآن سے محبت ہے اور کثرت کے ساتھ دعا اور اِسْتِغْفَار میرا معمول ہے۔(الکامل فی التاریخ، ۳/۴۱۵)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ذرا سوچئے! جب ہر طرف دشمنوں کا ہجوم ہو، مصیبتوں پر مصیبتیں اور آزمائشوں پر آزمائشیں آرہی ہوں، پینے کے لیے پانی نہ مل رہا ہو تو ہم میں سے ہر ایک کی تمنا یہی ہو گی کہ کاش کسی طرح ان مصیبتوں سے چھٹکارا مل جائے، کسی طرح یہ مصیبت ٹل جائے، مگر سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تمنا دیکھئے کہ کیا فرمارہے ہیں کاش کہ یہ رات بھی عبادت کرنے کے لیے مل جائے، یہ رات بھی تلاوتِ قرآن کے لیے مل جائے، یہ رات بھی دعا و مناجات کے لیے مل جائے، واقعی یہ اُسی عبادت کا ذوق و شوق تھا کہ میدانِ کربلا میں اتنی تکلیفیں اور مصیبتیں آنے کے باوجود بھی یہ جذبہ ٹھنڈا نہ ہوا اور میدانِ کربلا میں 10 دن کوئی نماز قضا نہیں کی، عبادت سے محبت کا عَالَم یہ تھا کہ آخری وقت اپنا مبارک سربارگاہِ عالی میں

جھکایا اور سجدے کی حالت میں شہادت کو سینے سے لگایا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی دُرست نماز و تلاوتِ قرآن سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے، فیضانِ نماز کورس کرنا اور مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کرکے پابندی سے تعلیمِ قرآن حاصل کرنا بہت مددگار ثابت ہوگا۔

(6)---امامِ حسین کی سخاوت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عبادات کے واقعات سُن رہے تھے، جس طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرائض وواجبات کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل نمازیں ادا کیا کرتے تھے، اسی طرح آپ کثرت سے نفل صدقہ وخیرات بھی کرتے، غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرتے تھے کیونکہ یہ آپ کی خاندانی وراثت تھی۔ آپ اہلِ بیت کے سخی گھرانے کے چشم وچراغ(Son) تھے، اس لیے سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہتے، آپ کی ذات میں صَدَقہ وخَیرات کا جذبہ اِس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بسا اَوقات تو اپنی ضروریات کو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پر قُربان کردِیا کرتے تھے۔ آیئے! آپ کے صدقہ وخیرات کرنے کے بارے میں ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر وفاقہ کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا ہم آپ کو رخصت کردیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار (1000) دِینار کی پانچ (5)

تھیلیاں آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے، اسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔

حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس سے معذرت فرمائی کہ آپ کو انتظار کرنا پڑا۔

(کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتہم من اہل البیت، ص۷۷)

بھوکے رہتے تھے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

اے عاشقانِ امامِ حسین! بیان کردہ واقعے سے دو نکات حاصل ہوئے۔

(۱) ایک تو یہ کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صدقہ و خیرات کرنے اور غریبوں، تنگدستوں، محتاجوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے کے عادی تھے جیسا کہ ابھی ہم نے سُنا آپ نے ساری رقم فوراً اس غریب و محتاج کو عطا فرما دی، مگر افسوس فی زمانہ ہم بخل سے کام لیتے ہوئے صَدَقہ و خَیرات کرنے کے معاملے میں سُستی کرتے ہیں، اگر کوئی حاجت مند آ بھی جائے تو کاروبار، یا روزگار کے حوالے سے شکوے شکایات کے انبار لگاتے اور جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اس کی مدد نہیں کرتے اور اگر کبھی کسی کی مدد کرنے کی توفیق مل بھی جائے تو حُبِّ جاہ اور ریا کاری کی آفت میں مبتلا ہو کر تصویریں بنواتے اور پھر اس کو سوشل میڈیا (Social Media) پر اَپ لوڈ (Upload) کر کے لوگوں کی طرف سے واہ واہ کی داد وصول کرنے جیسی بُری عادت میں مبتلا ہونے کی خواہش جوش مارتی ہے۔

یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے بظاہر تو مال میں کمی واقع ہوتی ہے، لیکن حقیقت

میں برکت ہی برکت ہوتی ہے، جیسا کہ

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

ہم گناہگاروں سے محبت کرنے والے محبوب آقا، بے سہاروں کے سہارا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: مَانَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَۃٍ یعنی صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ (معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۶۱۹، حدیث: ۲۲۷۰)

(7)---امامِ حسین کی کرامات

اے عاشقانِ امامِ حسین! امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی ذات صاحبِ کرامات ہے آیئے اس ضمن میں دو کرامات ملاحظہ کیجئے چنانچہ:

رُخسار سے انوار کا اِظہار

حضرت علّامہ جامی قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں: حضرت امامِ عالی مقام سیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان یہ تھی کہ **جب اندھیرے میں تشریف فرما ہوتے تو آپ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ **کی مبارَک پیشانی اور دونوں مقدّس رُخسار** (یعنی گال) **سے انوار نکلتے اور قرب و جوار ضِیابار** (یعنی اطراف روشن) **ہو جاتے۔** (شَواھِدُ النُّبُوَّۃ ص ۲۲۸)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

کُنویں کا پانی اُبل پڑا

حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب مدینۂ منوَّرہ سے مکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں حضرتِ سیِّدنا ابن مطیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عرض کی: میرے کُنویں میں پانی بَہُت کم ہے، براہِ کرم! دُعائے بَرَکت سے نواز دیجئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس کُنویں کا پانی طلب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضِر کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے منہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا (یعنی پیا) اور کلی کی۔ پھر ڈول کو واپَس کنویں میں ڈال دیا تو **کنویں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہو گیا۔**

(طبقاتِ اِبنِ سعد ج۵ ص۱۱۰ مُلَخَّصاً)

باغ جنت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مُژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلِ بیت

امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی مزید کرامات شہادتِ امامِ حسین کے بیان میں سننے کی سعادت حاصل کریں گے ان شاء اللہ

(8)---امامِ حسین کی ازواج و اولاد

اے عاشقانِ اہلبیت! **حضرتِ** سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کئی شادیاں کیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی چند بیویوں کے نام یہ ہیں:

(۱) ...حضرتِ سیِّدَتُنا لیلیٰ بنت ابی مرّہ عُروَہ بن مسعود ثقفی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا (۲)...حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ اِسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا (۳)...حضرتِ سیِّدَتُنا رُباب بِنتِ اِمرءُ القیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا۔

امامِ عالی مقام حضرتِ سیّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْـہ کے چند شہزادوں اور شہزادیوں کے نام یہ ہیں:

(۱)... حضرتِ سیّدُنا علی اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْـہ

(۲) ... حضرتِ سیّدُنا علی اصغر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْـہ

(۳)... حضرتِ سیّدُنا محمد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (ایضاً، ج۲، ص۴۲۲)

(۴)... حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(۵)... حضرتِ سیّدَتُنا سُکَیْنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔

(اَنْسَابُ الْاَشْرَاف، ج۳، ص۳۶۱، ۳۶۲ ملخّصاً)

(9)---کربلا کا درس

اے عاشقانِ اہلبیت! ہم اور آپ ہر سال یادِ امامِ حسین مناتے ہیں اور مناتے رہیں گے بلکہ قیامت تک منایا جاتا رہے گا لیکن میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ کربلا کی سرزمین میں امامِ حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا اس سے ہم سب باخبر ہیں لیکن کیا آپ نے کبھی یہ سوچا کہ کربلا کی اتنی بڑی قربانی کے پیچھے کیا درس چھپا ہوا ہے، ہمیں اس سے کیا درس دیا گیا؟ یقیناً کبھی نہیں سوچا ہو گا۔ آیئے میں آپ کو وہ درس یاد دلاتا چلوں:

صبر کی عادت بنایئے

میدانِ کربلا میں حضرتِ سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر جان، مال، اولاد، بھوک، پیاس، خوف اور طعنے بازی جیسی سب آزمائشیں آئیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نانا جان، دوعالم کے

سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھنے والے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے، آپ کے بھائیوں، بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کو شہید کیا گیا، آپ کے رفقاء کو تکلیفیں دِی گئیں، آپ کے خاندان والوں کو ستایا گیا، مگر پھر بھی آپ ان تمام آزمائشوں میں کامیاب ہوئے ،صبر واستقامت کا پہاڑ بنے رہے، رِضائے اِلٰہی پر راضی رہتے ہوئے زبان سے حمدِ الٰہی بجالاتے رہے اوران بد بختوں کو برابر نیکی کی دعوت اور اسلام کی تعلیمات دیتے رہے ،ایک لفظ بھی بے صبری کا ادا نہ کیا حتّٰی کہ سجدے کی حالت میں اپنی جان کا نذرانہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا۔

اِس مَعرِکَہ ظُلْم وسِتَمْ میں اگر بڑے سے بڑا بہادُر بھی ہوتا تو اُس کے حَوصَلے پست ہو جاتے اور سرِ نیاز جُھکا دیتا مگر فَرزَنْدِ رَسول کو مَصائِب کا ہُجوم اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکا اور ان کے عَزْم واستِقلال میں فَرْق نہ آیا، حَق وصَداقَت کا حامی مُصِیْبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طُوفانِ بَلا کے سیلاب سے اس کے پائے ثَبات (استقلال، ثابت قدمی) میں جُنْبِشْ بھی نہ ہوئی۔ راہِ حَق میں پہنچنے والی مُصِیْبَتوں کا خوش دِلی سے خَیْر مَقْدم کیا، اَپنا گھر لُٹانا اور اپنا خون بہانا منظور کیا مگر اِسلام کی عزت میں فَرق آنا بَرْدَاشْت نہ ہو سکا۔ سرِ مبارک کٹوا کر اپنے ناناجان ،رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے دِین کی حَقّانِیَّت (یعنی سچائی) کی عملی شَہادت دی۔

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلبیت

سر شہیدانِ مَحَبَّت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خُدا نے قَدر و شانِ اہلبیت

دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خُوب ہی چمکی دوکان اہلبیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اہلبیت! واقعۂ کربلا اکسٹھ (61) ہجری ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں پیش آیا، آج کئی صَدْیاں گُزر جانے کے بعد بھی اِس کی یاد دِلوں میں تر و تازہ ہے، اسلامی تاریخ کے اَوْراق پر شُہدائے کربلارَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کے کارنامے سُنہری حُرُوف میں لکھے ہیں۔ شَہیدانِ کربلارَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کی شاندار اور بے مثال قُربانیوں کا تذکرہ سُن کر دِلوں پر سوز کی کَیفِیَّت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ ان مبارک ہستیوں نے دین کی سربلندی کی خاطر راہِ خدا میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا یہاں تک کہ اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کی، یہ ان کی قربانیوں کا ہی صدقہ ہے کہ ہمیں نہ تو کوئی مصیبت اٹھانی پڑی اور نہ ہی جانی ومالی قربانی دینی پڑی بلکہ اللہ پاک کے فضل وکرم سے مسلمان گھرانے میں آنکھ کھلی۔ آیئے ہم نیت کریں کہ اس دین کو سیکھنے، سُنَّتوں کی دُھومیں مچانے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلیے اپنے وقت اور مال کی قُربانی دیتے ہوئے عاشقانِ رسول کے ساتھ راہِ خدا میں سفر کریں گے۔ ان شاء اللہ

کربلا دَرْسِ زِندگی ہے

اے عاشقانِ رسول! یقیناً کربلا نہایت غمناک اور دِل دِہلا دینے والا واقعہ ہے، مگر یاد رکھئے! کربلا صِرْف ایک سانحہ نہیں، سانحے دُنیا میں بہت ہوئے ہیں، ظُلْم و سِتَم کی بڑی بڑی داستانیں اس زمین پر رقم ہوئیں مگر وہ سب مٹ گئیں، آج لوگوں کے دِل ودِماغ میں اُن کا خیال

تک موجود نہیں، اگر کربلا بھی صِرْف ایک سانحہ ہوتا تو تقریباً 1 ہزار 3 سو 82 سال سے بھی زیادہ عرصہ گزرنے کے باوُجُود اسے ذِہنوں میں یُوں تازہ نہ رکھا جاتا، لہٰذا کربلا صِرْف ایک سانحہ نہیں، یہ دَرْسِ زِندگی کی پُوری ایک کتاب ہے، واقعۂ کربلا ہمیں کامیابی کے راستے بھی بتاتا ہے، ترقی کے زینے بھی بتاتا ہے، زِندگی کے اُصُول بھی سکھاتا ہے اور عظمت و شان سے جینے کا دَرْس بھی دیتا ہے۔

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک رسالہ **"کربلا کا خونی منظر"** ہے۔ یہ رسالہ اَفضل میں ایک خط کا جواب ہے، کسی نے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں خط لکھا، جس میں بتایا تھا کہ انہیں نیکی کی دعوت کے رستے میں رُکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا ہے، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کے جواب میں کربلا کا خونی منظر بیان فرمایا اور بتایا کہ شہدائے کربلا نے میدانِ کربلا میں جو ظُلْم برداشت کئے، جو سِتَم اُٹھائے، یہ سب نیکی کی دعوت دینے کے سبب ہی تھے، لہٰذا جب بھی نیکی کی دعوت کے رستے میں رُکاوٹ آئے تو امام حُسَین اور آپ کے رُفَقاء رَضِیَ اللہ عنہم پر ڈھائے گئے یزیدی ظُلْم و سِتَم کا تَصَوُّر باندھ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ الْکَرِیْم! ہمّت و حوصلہ نصیب ہوگا اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ بھی ملے گا۔

سَر! یہ سب تو ہمیں کربلا بھی سکھاتی ہے...!!

ایک اسلامی بھائی کہتے ہیں: میں B.A میں پڑھتا تھا، B.A کی انگلش میں ایک ناوِل پڑھایا جاتا ہے، ایک دِن ٹیچر نے اس ناوِل کے متعلق لیکچر (Lecture) دیا، کہنے لگے: اس ناوِل کا مصنف ایک یورپین مفکّر ہے، دوسری عالمی جنگ میں یہ ایک فوجی کے طور پر

شریک ہوا تھا، دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپ میں جو انقلاب آیا، یورپ نے جو ترقی کی، اس انقلاب اور ترقی کی بنیاد جن نظریات پر تھی، وہ نظریات پیش کرنے والے مفکرین میں ایک مفکر اس ناول کا مصنف بھی ہے۔ مصنف نے اس ناوِل میں اپنے مخصوص انداز میں کامیابی کے اُصول اور ناکامی کے اسباب بیان کئے ہیں۔ پھر ٹیچر نے اس ناوِل کے متعلق لیکچر شروع کیا: مصنف کہتا ہے: اگر ہم نے زِندگی کے سَفَر میں کامیاب ہونا ہے تو اس کے لئے صبر اور برداشت کی سخت ضرورت ہے، ہمیں کامیابی کے لئے تحمل مزاج یعنی قوتِ برداشت والا ہونا چاہیے، کامیابی کے لئے ہم دوسروں پر بھروسا نہیں کر سکتے، ہمیں خود پر اعتماد کرنا ہو گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ زیادہ خود اِعتمادی (Over confidence) سے بھی بچنا ہو گا وغیرہ۔

وہ اسلامی بھائی کہتے ہیں: ٹیچر ناوِل کی سٹوری سے ملنے والے سبق بتا رہے تھے اور میرے ذِہن میں واقعۂ کربلا چل رہا تھا، جیسے ہی ٹیچر نے اپنا لیکچر ختم کیا تو میں بے ساختہ بولا: سَر! یہ سب کچھ تو ہمیں کربلا بھی سکھاتی ہے، امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے ہمیں صرف صبر بتایا نہیں، کر کے دکھایا، حِلْم، بُردباری، قُوَّتِ برداشت، خود اعتمادی وغیرہ یہ سب وہ باتیں ہیں جو امام حسین رَضِیَ اللہ عنہ نے ہمیں لکھ کر اگرچہ نہیں دِیں مگر کر کے ضرور دکھائی ہیں۔

میری یہ بات سُن کر ٹیچر حیرت میں پڑ گئے، پھر کچھ دیر بعد بولے: ہاں! واقعی...!! یورپین مفکِّر نے ہمیں کہانی لکھ کر سمجھایا مگر امامِ حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے یہ سب کچھ عملی طَور پر کر کے دِکھا دیا ہے۔

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پُکارے گی ہمارے ہیں حُسَین

کامیابی کے 3 اُصول

اسی طرح ایک غیر مسلم مُفکِّر ہے، اُس نے اپنے طَور پر ایک تجزیہ کیا اور کہا: زِندگی میں کامیابی کے تین اُصول ہیں: (1): بُھوک برداشت کرنے کی طاقت (2): انتظار (3): سوچنے سمجھنے کی صلاحیت۔

یہ تین اُصول ایک غیر مسلم مُفکِّر نے بیان کئے، ذرا اِن تینوں اُصولوں کو سامنے رکھ کر واقعۂ کربلا کو ذِہن میں لائیے! کربلا میں ہمیں یہ تینوں باتیں ملتی ہیں:

(1): غیر مسلم مُفکِّر نے کہا: کامیابی کے لئے بھوک برداشت کرنے کی طاقت ضروری ہے، میدانِ کربلا میں ہم دیکھتے ہیں سخت گرمی ہے، ریگستان ہے، دہکتی ہوئی زمین ہے اور دِن کی سخت بھوک و پیاس ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہ عنہ سے لے کر ننھے شہزادے حضرت علی اَصْغَر رَضِیَ اللہ عنہ تک سب پیاسے ہیں، خالی پیاس ہوتی تو اور بات تھی، یہاں حالتِ پیاس میں جنگ بھی ہے، اپنی طرف سے جنگ کرنے کا کوئی اِرادہ بھی نہیں ہے، اللہ و رسول کی عطا سے سب کچھ کرنے کی ہمت و طاقت بھی ہے، اِختیار بھی ہے مگر قربان جائیے! سخت پیاس بھی ان بُلند رُتبہ ہستیوں کے پاؤں اُکھاڑ نہیں پاتی، تازہ دَم یزیدی لشکروں کی یلغار انہیں راہِ حق سے ہٹا نہیں پاتی، آلِ رسول کے شیر صِفَّت جوان سخت پیاس کے باوُجُود یزیدیوں کے پرخچے اُڑاتے ہیں، یہ ان کی بے مثال استقامت اور باکمال قُوّتِ برداشت ہے کہ یہ پیاسے رِہ کر بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے شہادت کو تو گلے سے لگا لیتے ہیں مگر حق بات سے ذَرّہ برابر بھی پیچھے نہیں ہٹتے۔

یوں تو شہید لاکھوں ہوئے ہیں یہاں مگر
رُتبہ کسی کو آپ کے جیسا مِلا نہیں

لرزہ نہ بھوکا پیاسا بھی باطِل کے سامنے
میرے حُسَین جیسا کوئی دِل مِلا نہیں

(2): غیر مسلم مُفکِّر نے دوسری بات کہی کہ کامیابی کے لئے انتظار ضروری ہے، یعنی جو بندہ کامیابی کا طلب گار ہے، وہ صبر سے کام لے، اطمینان کے ساتھ دُرُست وقت کا انتظار کرے، کسی لمحے بھی بے صبری نہ دکھائے۔ یہ بات بھی امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت میں دیکھئے! انسان پر زِندگی میں دُکھ آتے ہیں، غَم آتے ہیں لیکن اگر دُکھ اور غم کی خبر پہلے سے مِل جائے تو وہ غم صِرْف غَم نہیں رہتا، وبالِ جان بَن جاتا ہے، مثال کے طور پر ہم میں سے ہر ایک کو موت آنی ہے، اگر کسی کو پہلے سے بتادیا جائے کہ تمہارے پاس صِرْف ایک دِن باقی ہے، اگلے دِن تمہیں موت آجائے گی تو شاید وہ ایک دِن بھی ہمارے لئے وبالِ جان بَن جائے گا، چہرے پر مایُوسی پھیل جائے گی، دِل غَم میں ڈُوب جائے گا، کچھ کھانے پینے کو دِل نہیں چاہے گا مگر قربان جایئے! امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کے صَبر و استقامت پر...!! امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کی وِلادت ہوتی ہے، ساتھ ہی جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام شہادت کی خبر لے کر حاضِر ہو جاتے ہیں، ابھی امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کا بچپن ہے، آپ کی شہادت کی خبریں مشہور ہو چکی ہیں، آپ نے 55 سالہ زِندگی کربلا کی ہو شربا تکلیفوں کو سامنے رکھتے ہوئے گزاری، آپ جانتے تھے کہ کربلا کے میدان میں شقی و بدبخت لوگ انتہائی ظالمانہ انداز میں مجھے شہید کر دیں گے مگر مجال ہے کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کی استقامت میں کوئی فرق آئے، 55 سالہ مبارک زِندگی میں کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ہے کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے بے صَبری کا مظاہرہ کیا ہو، آپ نے کبھی بھی یہ دُعا نہیں کی کہ یااللہ پاک! مجھے اس آزمائش سے نجات عطا فرما، آپ نے صبر و

استقامت کے ساتھ 55 سالہ زِندگی کربلا کے انتظار میں بَسَر فرمائی اور بالآخر میدانِ کربلا میں اپنے نانا جان، رحمتِ رحمٰن صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے دِین پر پہرا دیتے ہوئے نہایت عزّت و شان کے ساتھ رُتبۂ شہادت کو سینے سے لگالیا۔

گھر لُٹانا جان دینا کوئی تم سے سیکھ جائے
جانِ عالَم ہو فِدا اے خاندانِ اَہلبیت

(3): غیر مسلم مُفکِّر نے تیسری بات کہی کہ جو کامیابی کا طلب گار ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو، یعنی اُس پر کیسا ہی کڑا وقت کیوں نہ آ جائے، وہ اپنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو ماند نہ پڑنے دے، ہر وقت، ہر حال میں سوچ سمجھ کر بہتر سے بہترین فیصلہ کرے۔ یہ ایک بہت مشکل کام ہوتا ہے، ہمارے ہاں کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کے اَہْلِ خانہ کو، والدین کو بہت سنبھل کر طریقے سے خبر دینی ہوتی ہے کہ کہیں اچانک غم کی خبر سُن کر ہوش ہی نہ کھو بیٹھیں مگر قربان جایئے! امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کی ہمّت اور حوصلے کی کیا شان ہے...!! آپ حضرت علی اَصْغَر رَضِیَ اللہ عنہ کا لاشہ مبارک اپنے ہاتھوں پر اُٹھاتے ہیں، حضرت علی اکبر رَضِیَ اللہ عنہ کا لاشہ مبارک اُٹھاتے ہیں، بھائی، بھتیجے، بھانجے، 72 تَن میدانِ کربلا میں امامِ حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کی آنکھوں کے سامنے شہید ہوتے ہیں، آپ خود اُن کے مبارک لاشے اُٹھا کر خیموں کے پاس رکھتے ہیں، ایسے غم اور پریشانی کے باوُجود ہوش و حَواس سلامت ہیں، فیصلہ کرنے کی طاقت بحال ہے، تاریخ کی کسی کتاب سے دُنیا کا کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے میدانِ کربلا میں غم کی شِدَّت کے سبب کوئی ایک فیصلہ بھی شریعت کے خِلاف کیا ہو، نہیں! نہیں...!! غَم کی آندھیاں چل رہی ہیں، ظُلْم و سِتَم

کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں اور نواسۂ رسول قرآن و سُنّت کو مضبوطی سے تھامے ہر ہر قدم عین شریعت کے مطابق اُٹھاتے ہیں، آخر شہادت کو سینے سے لگا لیتے ہیں مگر آپ کی ہمّت اور حوصلے میں ذَرَّہ برابر بھی کمی نہیں آتی۔

ابنِ علی کے جیسا کوئی دوسرا نہیں
تیغوں کے سائے میں بھی جو دِل باختہ نہیں

ہو مثل آپ کے جو مہک دار یا حُسَین
صحنِ چمن میں کوئی گُل ایسا کِھلا نہیں

ہر سُو رواں ہے آج بھی سِکّہ حُسَین کا
سِکّہ یزیدیوں کا کہیں پر چلا نہیں

اے عاشقانِ رسول! یہ سب باتیں عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دیکھئے! آج کے مفکرین کامیابی، ترقی اور انقلاب کے جو راستے دکھاتے ہیں، لمبے لمبے لیکچر (Lecture) دیتے ہیں، یہ سب باتیں آج سے تقریباً 1 ہزار 3 سو 82 سال پہلے شہزادۂ کونین، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہ عنہ کر کے دِکھا چکے ہیں، میدانِ کربلا میں یہ سب نظریات موجود ہیں۔

وہ مشرقی پُکار ہو یا مغربی صدا
تفریقِ رنگ و نسل پہ غالِب ہے کربلا

شاعِر کسی خیال کا ہو یا کوئی اَدِیب
واعِظ کسی دیار کا ہو یا کوئی خطیب

دیکھو تو سلسلہ ادبِ مَشرِقَین کا
دُنیا کی ہر زبان پہ قبضہ حُسَین کا

کیا ہم واقعی حسینی ہیں...؟؟

اے عاشقانِ رسول! ہم نے سُنا! کربلا ایک دَرْسِ زِندگی ہے، آج کے مفکرِین جو نظریات بیان کر کے اپنی دُکان چمکاتے ہیں، امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ وہ سب کچھ ہمیں پہلے سے میدانِ کربلا میں کر کے دِکھا چُکے ہیں۔ اب ہم نے غَور یہ کرنا ہے کہ کیا ہم نے بھی امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ سے، کربلا سے کچھ سیکھا یا نہیں...؟؟ امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ بُلند رُتبہ ہستی ہیں، یقیناً ہر عاشقِ رسول امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ سے محبّت بھی کرتا ہے، خُود کو حسینی کہتا بھی ہے اور اپنے حسینی ہونے پر فخر بھی کرتا ہے، بِلاشُبہ حسینی ہونا، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ سے محبّت و عقیدت رکھنا بہت بڑی سَعَادت ہے۔ مگر بہت افسوس ناک بات ہے، لوگوں کی ایک بھاری تعداد ہے، جو صِرف مُحَرَّمُ الحرام میں، وہ بھی فقط دِینی اجتماعات میں اور یہاں بھی محض زبانی کلامی حسینی ہوتے ہیں۔ ہم غور کریں! کیا ہم واقعی حسینی ہیں؟ کیا ہم گھر میں بھی حسینی ہوتے ہیں؟ گلی میں، محلے میں، دُکان پر، کاروبار کرتے ہوئے، دفتر میں، دوستوں کی محفل میں کیا ہم حسینی ہوتے ہیں؟ جیسے اَخلاق، جیسا کردار، جیسی پاکیزہ عادات امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کی تھیں، کیا ہم امام حسین رَضِیَ اللہ عنہ کی پیروی میں ویسے اَخلاق، ویسا کردار، اُن جیسی عادات اپنانے کی کوشش کرتے ہیں؟ عِلْمِ دِین کا وہ مبارک سمندر جو امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کے سینے میں موجزَن تھا، کیا ہم وہ عِلْم سیکھنے کی طرف بڑھتے ہیں؟ ہم دِینی اجتماعات میں آکر امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کی شان و عظمت کے نعرے لگاتے ہیں، بہت اچھی بات ہے مگر جب ہم

گھر جا کر اپنے بچوں کے ہاتھ میں موبائل دیتے ہیں، انہیں T.V چلا کر دیتے ہیں، کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ اس موبائل اور اس T.V کے ذریعے کیا ہم اپنے بچوں کو حسینیت دے رہے ہیں؟ ہمارا بچہ جب کندھوں پر کتابوں کا بستہ ڈال کر پڑھنے جاتا ہے، کیا ہم نے کبھی سوچا کہ کیا ان کتابوں کے اندر حسینیت موجود ہے یا نہیں؟

الحمد للہ ! ہم امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کو مانتے بھی ہیں ، امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ سے محبّت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں، خود کو حسینی کہتے بھی ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں مگر افسوس! ہم کربلا سے سبق حاصِل نہیں کرتے، امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کے نقشِ سیرت پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے، ہمارا کردار، ہمارے اَخلاق، ہمارے طَور طریقے ہمارے حسینی ہونے کی گواہی نہیں دیتے۔

آپ ہی تو کلمۂ طیب کے ٹھہرے پاسباں آپ کے سَر ہی بقائے دِیں کا سہرا حُسَین!
ہم تو سچّا عشق بھی تم سے نہیں کر پائے ہیں اور تم نے ہم سبھی کو خُون دے ڈالا حُسَین!

(10)---یزید کا برا کردار

یزید کا بُرا کردار اور دَرسِ عبرت

پیارے اسلامی بھائیو ! ذرا غور کیجئے ! امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے اتنی بڑی قربانی کیوں پیش کی... ؟ یقیناً آپ کو تاج و تخت و حکومت سے کوئی سروکار نہیں تھا، آپ تو جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، اللہ پاک کی عطا سے جس کو جنت میں حکومت و سرداری ملی ہو، اُسے دُنیا کی عارضی حکومت کی حِرص بھلا کیسے ہو سکتی تھی؟ مگر غور طلب بات ہے، امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ آخر یزید کی بیعت کیوں نہیں کرتے تھے ؟ کیا آپ کو یزید کی ذات سے اِختلاف تھا؟

نہیں... آپ کو یزید کی ذات سے اِختلاف نہیں تھا، آپ کو یزید کے کردار سے اِختلاف تھا۔ اگر یزید بدبخت کا کردار ستھرا ہوتا، وہ بدانجام قرآن و سُنّت کا پیروکار ہوتا تو امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ ہرگز اس کی بیعت سے انکار نہ فرماتے مگر اس بدبخت کا کردار اچھا نہیں تھا، اُس کا اَخلاق اچھا نہیں تھا، اس کی عادتیں بُری تھیں، یزید فاسق تھا، یزید فاجِر تھا، یزید زانی تھا، یزید شرابی تھا، یزید قرآن و سُنّت کی مخالفت کرتا تھا، اس لیے امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے اُس کی بیعت نہیں کی اور ایسی لازوال قربانی پیش فرمائی۔

اب ذرا غور فرمایئے! جب امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ یزید کے بُرے کردار سے خوش نہ ہوئے تو اگر وہی کردار ہمارا بھی ہو، جو عادتیں یزید کی تھیں، ویسی ہی عادتیں ہماری بھی ہوں، جیسا گندا اَخلاق یزید کا تھا، ویسا ہی اخلاق ہمارا بھی ہو تو کیا امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ ہم سے خوش ہو جائیں گے...؟؟

آیئے! دیکھتے ہیں؛ یزید کا کردار کیسا تھا؟ یزید پلید کی وہ کون سی غلیظ عادتیں تھیں، جن کی وجہ سے امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے اس کی بیعت کرنا گوارا نہ فرمایا:

(1): یزید سُنّت کو بدلنے والا تھا۔ جیسا کہ غیب جاننے والے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَوَّلُ مَنْ یُبَدِّلُ سُنَّتِی رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ میری سُنّت کو بدلنے والا پہلا شخص بنو اُمَیَّہ سے ہوگا، اسے یزید کہا جائے گا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد:65، صفحہ:250)

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا؛ یزید سُنّت کو بدلنے والا، خلافِ سُنّت کاموں کو رواج دینے والا تھا، یہ بدبخت خُود بھی سُنّتِ مصطفٰے کی پیروی نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو بھی خِلافِ

سُنّت کاموں پر اُبھارتا تھا۔ سُنّت کی مخالفت کرنا اور خِلافِ سُنّت کاموں کو رواج دینا یزید کا بُرا کردار ہے، اگر ہم حسینی ہیں اور ہمیں واقعی حسینی ہونا چاہیے، تو ہمیں چاہیے کہ ہم یزید کے اس بُرے کردار سے نفرت کریں، ہم خود بھی سُنتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی سُنّت کی ترغیب دِلایا کریں۔

یزید پلید کی 7 بُری عادات

اے عاشقانِ اہلبیت! یقیناً امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ یزید پلید کے بُرے کردار سے بخوبی واقف تھے، اب آیئے! دیکھتے ہیں؛ امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے خُود یزید کے بُرے کردار کی کیسے نشاندہی فرمائی۔ صدر الاَفاضِل، مفتی نعیم الدین مرادآبادی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جب امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ کے سامنے یزید بدبخت کی بیعت پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا: لِاَنَّہٗ کَانَ فَاسِقًا، مُدْمِنَ الْخَمَرِ ظَالِماً۔ یزید فاسِق (یعنی اعلانیہ کبیرہ گُناہ کرنے والا)، شراب کا عادِی اور ظالِم ہے۔ (بھلا میں ایسے کی بیعت کیسے کر سکتا ہوں)۔

(سوانح کربلا، صفحہ:114)

امام حسین رَضِیَ اللہ عنہ کا خطبہ

اور جب امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ میدانِ کربلا کی طرف تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک مقام پر آپ نے یزیدی لشکر کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جو ایسے حکمران کو دیکھے، جو ظلم کرتا ہو، اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو حلال ٹھہراتا ہو، اللہ پاک کا عہد توڑتا ہو، سُنّت کی مخالفت کرتا ہو، لوگوں میں گُناہوں اور ظُلم وزیادتی کو رواج دیتا ہو، دیکھنے والا اگر ایسے ظالِم کو

بُرے کاموں سے نہ ہاتھ سے روکے ،نہ زبان سے روکے ، اللہ پاک پر حق ہے کہ اس (دیکھنے والے) کو اس (ظالم) کے ساتھ ہی رکھے۔لوگو!سُن لو...!!بے شک ان یزیدیوں نے شیطان کی اطاعت کو لازِم پکڑا، رحمٰن کی اطاعت کو چھوڑ دیا،لوگوں میں فساد پھیلایا، اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کیا، اللہ پاک کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دیا اور میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ ایسے ظالم کے سامنے کلمۂ حق بلند کروں۔

(تاریخ طبری، جلد:3، صفحہ:306 خلاصۃً)

اے عاشقانِ رسول! امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے یزید پلید کی 7 بُری عادتوں کو بیان فرمایا: (1): یزید فاسِق ہے (2): یزید شرابی ہے (3): یزید ظالم ہے (4): یزید رحمٰن کی اطاعت چھوڑ کر شیطان کی پیروی کرتا ہے (5) : یزید فساد پھیلاتا ہے (6) : یزید اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کرتا ہے (7): یزید اللہ پاک کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال ٹھہراتا ہے۔

گُناہوں کی نحوست!

اب ہم اپنے کردار پر غور کریں!یزید فاسق تھا، فاسق اُسے کہتے ہیں: جو اِعلانیہ گُناہ کرتا ہو۔ ہمارے ہاں کتنے ایسے لوگ ہیں جو اعلانیہ گُناہوں سے بچتے ہیں ؟ داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے چھوٹی کروانا حرام ہے، کتنے لوگ ہیں جو داڑھی منڈاتے اور دندناتے پھرتے ہیں؟ سرِعام گالیاں بکتے ہیں ، اور بہت سے گُناہ کرتے ہیں اور اپنے گُناہوں کا اِعلان بھی کرتے ہیں۔واقعۂ کربلا کا دَرْس یہ ہے اور اَصْل حسینی ہونا اسی کو کہا جاتا ہے کہ ہم گُناہوں سے بچیں۔

ظُلم کی مَذمَّت

امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے فرمایا: یزید ظالِم ہے۔ ہمارے معاشرے میں ظُلم کی بھی بھرمار ہے۔ بہت سارے لوگوں کے ذِہن میں یہ تَصَوُّر ہوتا ہے کہ ظُلم صرف قتل و غارت ہی کو کہتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے، ناحق قتل بھی ظُلم ہے، کسی کو ناحق تھپڑ مارنا بھی ظُلم ہے، کسی کی رقم دبالینا، گالیاں دینا، عزّت پامال کرنا، یہاں تک کہ دوسروں کو گھور کر ڈرادینا، اَحادیث میں اسے بھی ظُلم قرار دیا گیا ہے۔ اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے اور ان پر کسی بھی طرح سے ظلم وزیادتی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شیطان کی پیروی کرنا یزیدی کردار ہے

اسی طرح امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے فرمایا: یزید رحمٰن کی اطاعت چھوڑتا ہے، شیطان کی پیروی کرتا ہے۔ اللہ ! اللہ ! یہ تو بڑا امتحان ہے۔

* نماز پڑھنا رحمٰن کی اطاعت ہے، نہ پڑھنا شیطان کی پیروی ہے، ہم میں سے کتنے لوگ پکّے نمازی ہیں؟ * ہم میں سے کتنے لوگ گُناہوں سے بچتے ہیں؟ * کتنے لوگ روزے رکھتے ہیں؟

* ماں باپ کی اطاعت کرنا * بہن بھائیوں کے حقوق پُورے کرنا * بیوی کے حقوق پُورے کرنا * دوسروں کی عزّت کرنا * پُورا پُورا اسلام میں داخِل ہو جانا، رحمٰن کی اطاعت ہے، اس کا اُلٹ کرنا شیطان کی پیروی ہے * جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، وعدہ خِلافی، گالی گلوچ، یہ سب گُناہ ہیں، شیطان کی پیروی ہے، ہم میں سے کتنے لوگ ان گُناہوں سے بچتے ہیں؟

یہ یزید کا بُرا کردار ہے، یہ سب وہ باتیں ہیں جن کی بنیاد پر امام حُسَین رَضِیَ اللہ عنہ نے یزید کی بیعت سے انکار فرمایا تھا، میدانِ کربلا میں لازوال قربانی پیش فرمائی تھی۔

یزید اور دُنیا پرستی

اے عاشقانِ رسول! ایک اَہم بات جو ہمیں کربلا سے سیکھنے کو ملتی ہے، وہ یہ کہ یزید بدبخت نے میدانِ کربلا میں جتنا ظُلم کیا، کروایا یہ سب اَصل میں دُنیا کی محبّت اور لالچ کا نتیجہ تھا۔ شیخِ طریقت ، امیر اہلسنت ، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یزید پلید مال وجاہ کی محبت ہی کی وجہ سے سانحۂ کربلا کا باعِث بنا، اس ظالِم بدانجام کو امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا، حالانکہ امامِ عالی مقام کو دُنیائے ناپائیدار کے حصول کے لیے دُنیوی اِقْتِدار سے کیا سروکار! آپ تو کل بھی اُمّتِ مسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔

اے عاشقانِ حسین! آیئے آج ذکرِ حسین کی برکت سے درسِ کربلا حاصل کیجیے اور پکے سچے حسینی بننے کی نیت کیجیے، یزیدی کردار سے توبہ کیجیے، شہادتِ امامِ حسین کی لاج رکھیے اور نیک کام کیجیے اور برے کاموں سے اپنے آپ کو بچایئے۔ اور عشقِ امامِ حسین کے تقاضوں کو پورا کیجیے۔ امامِ حسین نے عشق کا سارا نصاب میدانِ کربلا کے ریت پر اس طرح لکھا جو قیامت تک مٹنے والا نہیں اور وہ نصاب ہر عاشقِ حسین کی تا قیامت رہنمائی کرتا رہے گا۔ ان شاء اللہ

عشق میں کیا بچایئے عشق میں کیا لٹایئے
آلِ نبی نے لکھ دیا سارا نصاب ریت پر

جتنے سوال عشق نے آلِ رسول سے کیے
ایک کے بعد اک دیے سارے جواب ریت پر

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلی حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سر تاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاون لوڈ کرنے کے لیے
اس QR Code کو Scan کیجیئے